عقیقہ میں جانور کی جگہ قیمت صدقہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عقیقہ میں جانور ذبح کرنے کی بجائے اگر جانور یا اس کی قیمت عقیقہ کی نیت سے صدقہ کردی جائے، تو کیا اس سے عقیقہ کی سنت ادا ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عقیقہ میں جانور ذبح کرنا ہی ضروری ہے، کیونکہ شرعی اصطلاح میں عقیقہ اُسی عمل کو کہا جاتا ہے جس میں بچہ پیدا ہونے کے شکرانہ میں جانور ذبح کیا جائے۔ احادیثِ طیبہ سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عقیقہ کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا حکم فرمایا، نیز عقیقہ کے احکام، قربانی کے احکام کی طرح ہیں اور قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کرنا ہی لازم ہوتا ہے، لہٰذا قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی جانور ذبح کرنے کی بجائے جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرنے سے عقیقہ کی سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ جداگانہ صدقہ کرنے کا ثواب مل جائے گا اور عقیقہ کی سنت اپنی جگہ باقی رہے گی۔

لفظِ عقیقہ کے معنی کے متعلق مرآۃ المناجیح میں ہے: ”عقیقہ بنا ہے عق سے بمعنی کاٹنا الگ کرنا۔۔۔ اصطلاح شریعت میں عقیقہ، بچے نومولود کے سر سے اتارے ہوئے بال بھی عقیقہ ہیں اور اس حجامت کے وقت ذبح کیا ہوا جانور بھی عقیقہ ہے، یعنی الگ کیے ہوئے بال اور سر کاٹا ہوا جانور۔“ (مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 01، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

عقیقہ کی شرعی تعریف کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”العقیقۃ عن الغلام وعن الجاریۃ وھی ذبح شاۃ فی سابع الولادۃ“

ترجمہ: لڑکے اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ، ولادت کے ساتویں دن بکری ذبح کرنا ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد5، صفحہ 362، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 355، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عقیقہ کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا حکم فرمایا، جیسا کہ صحیح بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ و دیگر کتبِ احادیث میں ہے، والنظم للاول: ”سلمان بن عامر الضبی قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقول: مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما“ ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر ضبی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو)۔ (الصحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، جلد 7، صفحہ 87، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث کے تحت علامہ شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: ”ای مع ولادته عقيقة مسنونة وهي شاة تذبح عن المولود اليوم السابع من ولادته سميت بذلك لانها تذبح حين يحلق عقيقته وهو الشعر الذی يكون على المولود حين يولد من العق وهو القطع“ یعنی بچہ کی ولادت کے وقت عقیقہ کرنا سنت ہے اور وہ ایک بکری ہے جسے ولادت کے ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔ اسے عقیقہ نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ جانور اس وقت ذبح کیا جاتا ہے جب بچے کے سر پر موجود پیدائشی بالوں کو مونڈا جاتا ہے کہ یہ عق سے ماخوذ ہے جس کا معنی قطع کرنا ہے۔ (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح، جلد 09، صفحہ 2831، مطبوعہ ریاض)

عقیقہ کے احکام، قربانی کے احکام کی طرح ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”عقیقہ کے احکام مثلِ اضحیہ ہیں، اس سے بھی مثلِ اضحیہ تقرب الی اللہ عزوجل مقصود ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 501، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کرنا ہی لازم ہوتا ہے، چنانچہ شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”ان الواجب التقرب باراقة الدم ولا يحصل ذلك بالتصدق بالقيمة“ ترجمہ: (قربانی میں) واجب تقرب (یعنی اللہ کا قرب حاصل کرنا) خون بہانے کے ذریعے حاصل ہوتا ہے، تو (قربانی کی بجائے) قیمت صدقہ کرنے سے یہ تقرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ (المبسوط، جلد 12، صفحہ 13، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”عقیقہ اور قربانی دونوں اراقتِ دم لوجہ اللہ ہیں (یعنی ان دونوں میں اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کیا جاتا ہے)۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 595، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لہٰذا قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی جانور ذبح کرنے کی بجائے کوئی صدقہ وغیرہ کافی نہیں ہوگا، جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: ”قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی، یہ ناکافی ہے۔“ (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 335، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9596

تاریخ اجراء: 07 جمادی الاولیٰ 1447ھ/30 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net